3

پن نکاسی

پن نکاسی کی اصطلاح کسی علاقہ کے دریائی نظام کو بیان کرتی ہے۔طبیعی نقشہ کی طرف دیکھئے تو آپ کو نظر آئے گا کہ چھوٹی چھوٹی ندیاں اور نالے جو مختلف سمتوں سے بہتے ہیں ایک جگہ جمع ہو کر ایک دریا کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔ جو آخر کار ایک بڑے آبی حصے میں جا کر مل جاتا ہے جیسے کہ ایک جھیل، یا سمندر۔ ایک ندی کے نظام سے سیراب ہونے والا علاقہ ندی کے نکاس کا طاس کہلاتا ہے۔ایک نقشہ کا بغور مشاہدہ یہ ظاہر کردے کہ کوئی سطح سمندر سے اونچا علاقہ ہے جیسے کوئی پہاڑ یا کوئی اونچی زمین نکاسی کے طاسوں کو کس طرح علیحدہ کرتے ہیں۔ایسی اونچی زمین کو فاصل آب کہا جاتا ہے۔

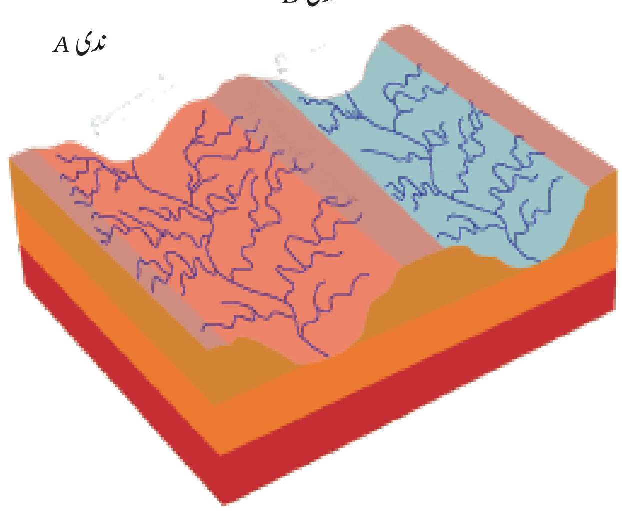

شکل 3.1 فاصل آب

کیا آپ جانتے ہیں؟ دنیا کا سب سے طویل طاس دریائے آمیزن ہے۔

معلوم کیجئے ہندوستان میں سب سے طویل طاس کس ندی کا ہے؟

ہندوستان میں پن نکاسی کا نظام

ہندوستان کے پانی کی نکاسی کا نظام یہاں کی زمین کی وضع اور قطع کے ماتحت ہے۔ ہندستان کی ندیوں کو دو بڑے گروپ میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ہمالیائی ندیاں اور جزیرہ نما کی ندیاں۔اس کے باوجود کہ یہ ندیاں ہندوستان کے دو بڑے قدرتی جغرافیائی خطوں سے نکلتی ہیں ہمالیائی اور جزیرہ نما کی ندیاں ایک دوسرے سے بہت سی خصوصیات میں مختلف ہیں۔ ہمالیہ سے نکلنے والی زیادہ تر

شکل 3.2 ایک تنگ گھاٹی

© NCERT not to be republished

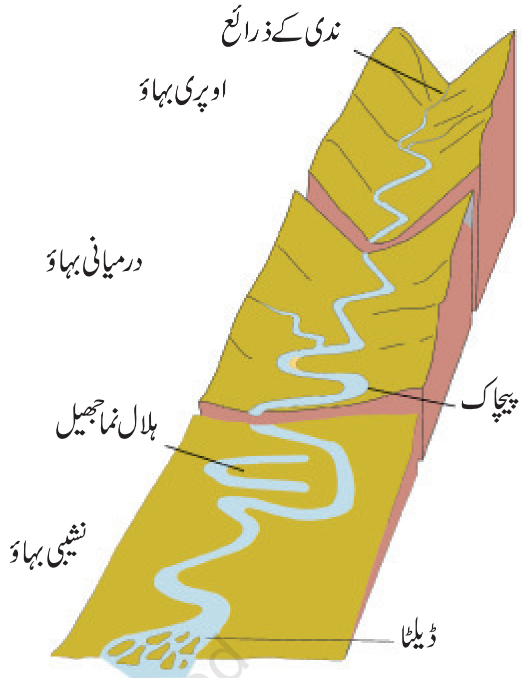

شکل 3.3 ندیوں کے ذریعہ بنائی گئی کچھ شکلیں

ندیاں مستقل ہیں یعنی ان میں پورے سال پانی رہتا ہے۔ان ندیوں کو بارش کا پانی بھی ملتا ہے اور اونچے پہاڑوں سے برف کے پگھلنے سے بھی۔ ہمالیہ سے نکلنے والی دو خاص بڑی ندیاں، سندھ اور برہم پُترا پہاڑی سلسلے کے شمال سے نکلتی ہیں۔انہوں نے پہاڑوں کو کاٹ کر تنگ راستے بنالیے ہیں۔

ہمالیہ سے نکلنے والی ندیاں اپنے ابتدائی مقام سے سمندر تک ایک لمبا سفر طے کرتی ہیں۔ یہ بڑے پیمانہ پر مٹی اور پہاڑ کا کٹاؤ بھی کرتی ہیں۔اپنے بالائی میدانی سفر کے دوران یہ اپنے ساتھ مٹی اور ریت کا بھاری حصہ لے جاتی ہیں۔ بہاؤ کے درمیانی اور نچلے سفر کے دوران، یہ ندیاں پیچ وخم اور بہت سی جھیلیں بناتی ہیں اور بہت سارے جماؤ کی شکلیں و بناوٹ تیار کرتی ہیں۔ اپنے باڑھ والے ہموار میدان میں یہ ندیاں ڈیلٹا بھی بناتی ہیں۔

جزیرہ نما ندیوں کی ایک بڑی تعداد موسمی ہے۔اس لئے کہ ان کا بہاؤ بارش پر منحصر ہے۔خشک موسم میں بڑی ندیاں بھی اپنی ان شاخوں میں کم پانی لاتی ہیں۔ ہمالیہ کے دریاؤں کے مقابلے میں جزیرہ نما کی ندیوں کی رہ گئی۔ مختصر اور اُتھلی یا کم گہری ہے بہرحال ان میں سے کچھ مرکزی اونچے علاقوں سے نکلتی ہیں اور مغرب کی جانب بہہ جاتی ہیں۔کیا آپ ایسی بڑی ندیوں کی پہچان کر سکتے ہیں؟ ہندوستان کی زیادہ تر ندیاں مغربی گھاٹ سے پیدا ہوتی ہیں اور یہ خلیج بنگال کی طرف بہتی ہوئی جاتی ہیں۔

ہمالیہ پہاڑ کی ندیاں

ہمالیہ پہاڑ سے نکلنے والی ندیوں میں سندھ، گنگا، اور برہم پُترا بڑے دریا ہیں۔ یہ لمبی ندیاں ہیں ان کی راہ میں کئی بڑی اور اہم معاون ندیاں آ کر ان سے مل جاتی ہیں۔ ایک ندی اپنے معاون ندیوں کے ساتھ مل کر ندی کے نظام کو تشکیل دیتی ہے۔

دریائے سندھ کا نظام

دریائے سندھ تبت میں مانسرور جھیل کے قریب سے نکلتا ہے اور مغرب کی جانب بہتا ہوا، یہ جموں اور کشمیر کے لداخ ضلع میں ہندوستان میں ایک خوش نما پہاڑی کٹاؤ سے داخل ہوتا ہے۔کئی معاون ندیاں، جیسے ڈاسکر، بنرا، شیوی اور ہونزا اس سے کشمیر کے خطہ میں آ کر ملتی ہیں۔ دریائے سندھ بلتستان اور گلگت سے بہتا ہوا گزرتا ہے اور یہ اٹک کے نزدیک ظہور میں آتا ہے۔

ستلج، بیاس، راوی، چناب اور جہلم ندیاں آپس میں ضم ہو کر پاکستان کے میتھان کوٹ کے قریب سندھ میں مل جاتی ہیں۔علاوہ ازیں سندھ جنوب کی جانب بہتا ہوا ایک اہم نظام کے مطابق کراچی کے مشرق میں بحیرۂ عرب تک پہنچ جاتا ہے۔ سندھ کے میدانی علاقہ کا ڈھال بہت سیدھا ہے یعنی کُل 2900 کیلو میٹر لمبا دریائے سندھ دنیا کی نہایت لمبی ندیوں میں سے ایک ہے۔

دریائے سندھ کے طاس کا تقریباً ایک تہائی حصہ ہندوستان کے صوبہ جموں اور کشمیر، ہماچل پردیش اور پنجاب میں واقع ہے اور باقی حصہ پاکستان میں ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟ انڈس پانی معاہدہ (1960) کے ضابطوں کے مطابق کل پانی کا صرف 20 فیصد ہی ہندوستان استعمال کرسکتا ہے جو پانی سندھ ندیوں کے نظام کے ذریعہ لایا گیا ہے۔اس پانی کا استعمال پنجاب، ہریانہ اور راجستھان کے جنوبی ومغربی حصوں میں آب پاشی کے لیے ہوتا ہے۔

© NCERT not to be republished

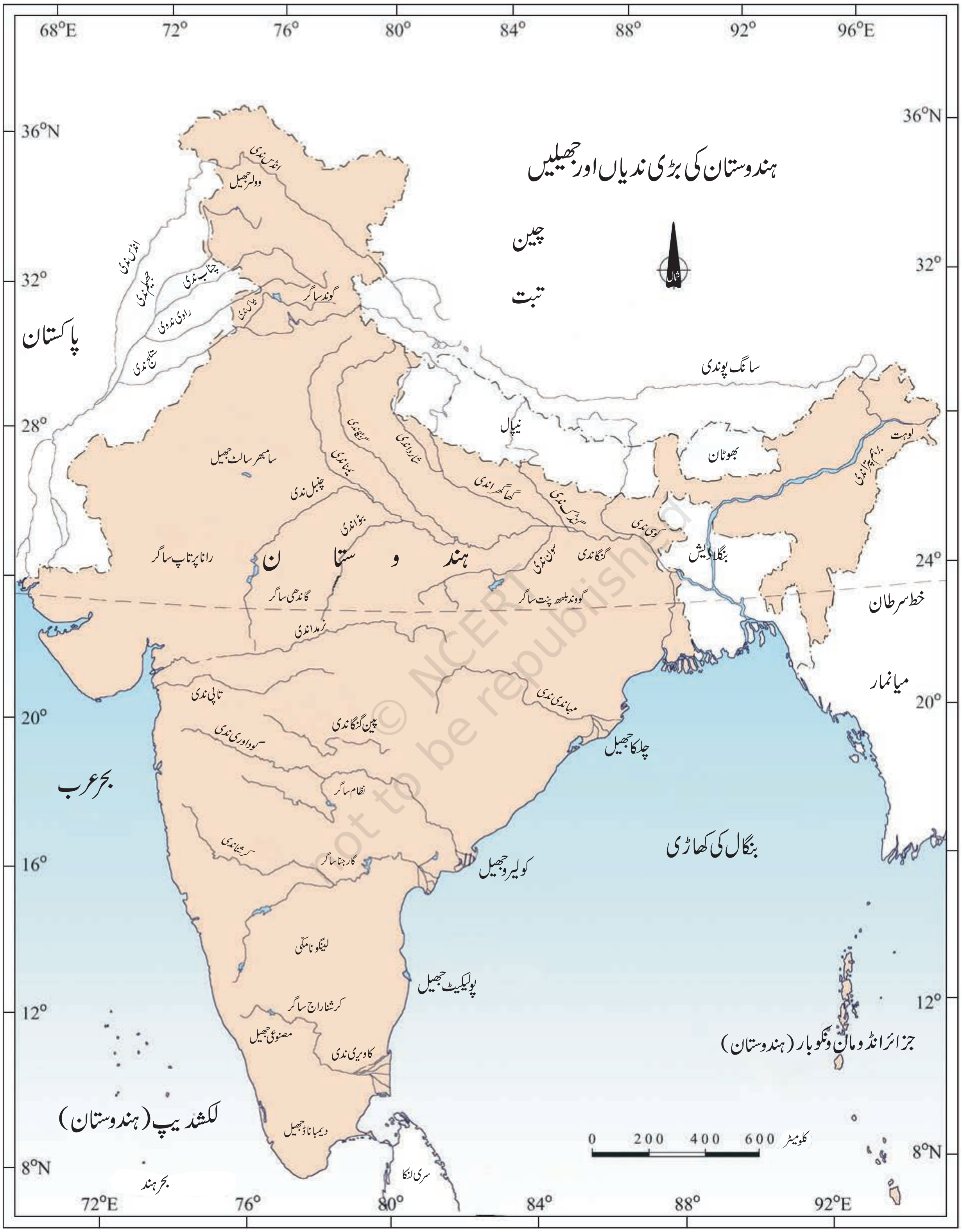

شکل 3.4 ہندوستان کی بڑی ندیاں اور جھیلیں

گنگا ندی کا نظام

گنگا ندی جس مقام سے نکلتی ہے اُس مقام کو بھاگیرتھی، کہا جاتا ہے اس کی بھرپائی گنگوتری گلیشیئر سے ہوتی ہے الکھنندا اور دیگر معاون ندیاں اتراکھنڈ کے دیواپریاگ میں آکر اس سے ملتی ہیں۔ ہری دوار میں گنگا پہاڑ سے نکل کر میدانی علاقہ میں داخل ہوجاتی ہے۔

شکل 3.5 دیواپریاگ میں بھاگیرتھی اور الکھنندا کا سنگم

ہمالیہ سے نکلنے والی بہت ساری معاون ندیاں گنگا میں آکر مل جاتی ہیں۔ ان میں سے کچھ بڑی ندیاں ہیں جمنا، گھاگھرہ، گنڈک اور کوسی۔ جمنا ندی ہمالیہ کے گلیشیئر جمنوتری سے نکلتی ہے۔ اور دائیں کنارے کی معاون ندی کے طور پر، گنگا کے متوازی بہتی ہے اور الہ آباد میں آکر گنگا سے مل جاتی ہے۔ گھاگھرہ، گنڈک اور کوسی نیپال کے ہمالیہ سے نکلتی ہیں۔ یہ وہ ندیاں ہیں جن سے ہر سال شمالی میدانی علاقے میں باڑھ آتی ہے۔ جس سے بڑے پیمانہ پر جانی و مالی نقصان ہوتا ہے تاہم یہ مٹی جمع کرکے زرخیز زراعتی زمین تیار کرنے کا کام کرتی ہیں۔

اس کی خاص معاون ندیاں جو جزیرہ نما کے میتھا سے بہتی ہیں وہ ہیں چمبل، بیتوا اور سن۔ یہ ندیاں نیم خشک و بنجر علاقوں سے نکلتی ہیں۔

پتہ لگائیے کہ کہاں اور کس طرح یہ آخر کار گنگا میں آکر مل جاتی ہیں۔

اپنے دائیں اور بائیں کنارے کی معاون ندیوں کے پانی سے لبالب بھری گنگا مشرق کی جانب فرکاّ تک بہتی ہے۔ یہ گنگا کا انتہائی شمالی حصہ ہے۔ اس مقام پر یہ ندی تقسیم ہوجاتی ہے؛ بھاگیرتھی۔ ہُگلی (ایک تقسیم شدہ) ڈیلٹا والے میدان سے ہوتی ہوئی جنوب کی جانب بنگال کی کھاڑی تک بہتی ہوئی جاتی ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟ نمامی گنگے پروگرام ایک مخلوط تحفظی مشن ہے جسے جون 2014 میں مرکزی حکومت کے ذریعہ اہم پروگرام کی شکل میں منظوری دی گئی جس میں قومی ندیوں کی آلودگی، تحفظ اور ان کے بقا کے مقصد کی تکمیل کے لیے 20,000 کروڑ روپے کے بجٹ منظوری کو دی گئی۔ اس کی تفصیل آپ یہاں بھی دیکھ سکتے ہیں۔

http://nmcg.nic.in/NamamiGanga.sspx#

اس کا خاص بہاؤ، جنوب کی جانب بنگلہ دیش کی طرف ہوتا ہے اور اس میں برہم پترا آکر شامل ہوجاتی ہے۔ اس کا نشیبی بہاؤ، میگھنا کے نام سے جانا جاتا ہے۔ یہ طاقتور ندی، جس میں گنگا اور برہم پترا کا پانی شامل ہوتا ہے، بنگال کی کھاڑی میں گزرتی ان ندیوں کے ذریعہ بنائے گئے ڈیلٹا کو سندربن کے ڈیلٹا کے نام سے جانا جاتا ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟ سندربن ڈیلٹا کا نام سندری درخت سے اخذ کیا گیا ہے جو یہاں کے جنگلوں میں بہت پیدا ہوتا ہے۔

- یہ دنیا کا سب سے لمبا اور جلد بڑھنے والا ڈیلٹا ہے۔ یہ رائل بنگال ٹائیگر کا گھر بھی ہے۔

گنگا کی لمبائی تقریباً 2500 کلومیٹر ہے۔ تصویر 3.4 کی طرف دیکھیے کیا آپ پن نکاسی کے نظام کی قسموں کو جو گنگا ندی نظام نے قائم کیے ہیں پہچان سکتے ہیں؟ سندھ اور گنگا کے فاصل آب پر انبالہ آباد ہے۔

انبالہ سے سندربن تک کی میدانی وسعت تقریباً 1800 کیلومیٹر ہے لیکن اس کے ڈھلان کا جھکاؤ مشکل سے 300 میٹر ہے۔ دوسرے لفظوں میں ہر ایک 6 (چھ) کلومیٹر کے لئے ڈھلان صرف ایک میٹر ہے۔ اس لئے یہ ندی بڑے بڑے گھماؤ بناتی ہے۔

برہم پُتر ندی کا نظام

برہم پترا تبت میں مانسرووَر جھیل کی مشرق کی جانب سے نکلتی ہے جو سندھ اور ستلج کے منبع سے بہت قریب ہے۔ یہ سندھ سے تھوڑی لمبی ندی ہے اس

© NCERT not to be republished

کا زیادہ تر راستہ ہندوستان سے باہر واقع ہے۔ یہ ہمالیہ کے متوازی مشرق کی جانب بہتی ہے۔ نامچہ برو (7757 میٹر) پہنچ کر یہ ایک یو "U" موڑ لیتی ہے اور اروناچل پردیش میں ایک گہری پہاڑی گھاٹی کے راستے ہندوستان میں داخل ہوجاتی ہے۔ یہاں اس ندی کو دیہانگ کے نام سے جانا جاتا ہے کیونکہ اس میں اس مقام پر دیبانگ ندی اس سے آ کر ملتی ہے، لوہت، اور بہت ساری دوسری معاون ندیاں آسام میں اسے برہم پترا بناتی ہیں۔

کیا آپ جانتے ہیں؟ برہم پترا کو تبت میں سانگ پو کے نام سے جانا جاتا ہے اور بنگلہ دیش میں جمنا کے نام ہے۔

تبت میں یہ ندی پانی کی بہت کم مقدار لاتی ہے اور اس میں ریت بھی کم ہوتی ہے کیونکہ یہ ایک سرد اور خشک علاقہ ہے۔ ہندستان میں یہ زیادہ بارش والے علاقہ سے گزرتی ہے۔ یہاں یہ ندی بڑی مقدار میں پانی لاتی ہے اور اس کے ساتھ قابل قبول حد تک ریت بھی ہوتی ہے۔ برہم پترا پورے راستے میں آسام کے اندر گتھی ہوئی چوٹی کی طرح شاخیں بناتی ہے جس سے بہت سارے دریائی جزیرے وجود میں آئے ہیں۔ کیا آپ کو دنیا کے سب سے بڑے دریائی جزیرے کا نام یاد ہے جسے برہم پترا نے بنایا ہے؟

ہر سال موسم برسات میں ندی اپنے کناروں کو توڑ کر پانی بہانے لگتی ہے۔ جس کی وجہ سے آسام اور بنگلہ دیش میں بڑے پیمانہ پر باڑھ اور تباہی ہوتی ہے۔ جنوبی ہند کی دیگر ندیوں کی طرح برہم پترا کی خصوصیت ہے کہ وہ گاد کی بڑی پرتیں جمع کرتی ہے جس کی وجہ سے ندی کی تہہ موٹی اور اونچی ہوتی جاتی ہے یہ ندی اپنی روانی کی راہ کو بھی اکثر تبدیل کرتی رہتی ہے۔

جزیرہ نما کی ندیاں

جزیرہ نما ہندوستان میں پانی کا بڑا فاصل آب مغربی گھاٹ نے بنایا ہے۔ جو شمال سے جنوب کی طرف مغربی ساحلی سمندر کے قریب سے بہتا ہوا جاتا ہے۔ اس کی زیادہ تر بڑی ندیاں مہاندی، گوداوری، کرشنا اور کاویری ہیں جو مشرق کی جانب بہتی ہوئی بنگال کی کھاڑی میں جا کر گر جاتی ہیں۔ یہ ندیاں اپنے دہانے پر ڈیلٹا بناتی ہیں یہاں چھوٹے چھوٹے جھرنے ہیں جو مغربی گھاٹ سے جنوب میں بہتے ہیں۔ نرمدا اور تاپی صرف ایسی لمبی ندیاں ہیں جو مغرب کی جانب بہتی ہیں اور مدوجزر کے دہانے والی ندیاں کہی جاتی ہیں۔ جزیرہ نما کی ندیوں کے نکاسی طاس مقابلتاً چھوٹے ہیں۔

نرمدا کا طاس

نرمدا مدھیہ پردیش کے امرکنٹک پہاڑوں سے نکلتی ہے یہ رفٹ یا شگافی وادی میں سے ہوتی ہوئی جنوب کی جانب رواں ہوتی ہے۔ سمندر تک پہنچنے کے لیے نرمدا کئی قابل دید مقامات بناتی ہے۔ جبل پور کے قریب سنگ مرمر کی چٹانیں جہاں نرمدا ایک گہری گھاٹی یا پہاڑوں کے کٹاؤ کے راستے سے نکلتی ہے اور دھوا دھار آبشار جہاں یہ ندی سیدھی ڈھلان والی چٹانوں پر تیز سے نیچے چھلانگ مار کر گرتی ہے، اس کے قابل ذکر نظارے ہیں۔

نرمدا کی سبھی معاون ندیاں بہت چھوٹی ہیں ان میں سے زیادہ تر عمودی زاویہ پر خاص دھارا میں مل جاتی ہے۔ نرمدا کا طاس مدھیہ پردیش اور گجرات کے کچھ علاقوں کا احاطہ کئے ہوئے ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟ نرمدا تحفظ مشن کو مدھیہ پردیش حکومت نے ایک اسکیم جس کا نام نمامی دیوی نرمدے ہے، کے تحت شروع کیا۔
http://www.namamidevinarmade.mp.gov.in

تاپی کا طاس

تاپی ندی ستپورا کے پہاڑی سلسلہ سے نکلتی ہے جو مدھیہ پردیش کے بیتول ضلع میں ہے۔ یہ نرمدا کے متوازی ایک کٹی پھٹی گھاٹی سے بہتی ہے لیکن یہ لمبائی میں بہت چھوٹی ہے۔ اس کا طاس مدھیہ پردیش، گجرات اور مہاراشٹرا تک پھیلا ہوا ہے۔

مغربی گھاٹ اور بحیرۂ عرب کے درمیان ساحلی میدان بہت تنگ ہیں۔ جس کی وجہ سے ساحلی ندیاں بہت چھوٹی ہیں۔ مغرب کی جانب بہنے والی خاص ندیاں سابرمتی، ماہی، بھرت پوریا اور پیری یار ہیں۔ ان ریاستوں کا پتہ لگایئے جنھیں یہ ندیاں سیراب کرتی ہیں۔

© NCERT not to be republished

گوداوری کا طاس

گوداوری جزیرہ نمائے ہند کا سب سے لمبا دریا ہے۔ یہ مہاراشٹر کے ضلع ناسک میں مغربی گھاٹ کے ڈھلانوں سے نکلتا ہے اس کی لمبائی تقریباً1500 کلومیٹر ہے۔ یہ بنگال کی کھاڑی میں جا کر گرتا ہے۔ اس کا طاس جہاں یہ گرتی ہے وہ بھی جزیرہ نما کی ندیوں میں سب سے زیادہ طویل ہے۔ یہ طاس مہاراشٹر کے کچھ علاقوں کا احاطہ کرتا ہے۔ طاس کا (تقریباً 50فی صد علاقہ مہاراشٹر میں واقع ہے) اور مدھیہ پردیش، اڈیشہ اور آندھراپردیش کے علاقوں میں بھی پھیلا ہوا ہے۔ گوداوری میں متعدد معاون ندیاں آکر ملتی ہیں مثال کے طور پر پورنا، وردھا، پرن ہیٹا، منجرا، وین گنگا اور پین گنگا، آخری تین معاون ندیاں بہت طویل ہیں اور اپنی لمبائی اور رقبہ کی وجہ سے انھیں 'دکھن گنگا' کے نام سے جانا جاتا ہے۔

مہاندی کا طاس

مہاندی چھتیس گڑھ کے اونچے پہاڑی علاقے سے نکلتی ہے۔ یہ خلیج بنگال تک پہنچنے کے لئے اڈیشہ سے گذرتی ہے۔ اس ندی کی لمبائی تقریباً840 کیلومیٹر ہے۔ اس کے نکاسی طاس میں مہاراشٹر، چھتیس گڑھ، جھارکھنڈ اور اڈیشہ حصہ دار ہیں۔

کرشنا کا طاس

کرشنا ندی مہا بلیشور کے قریب ایک قدرتی آبشار سے نکلتی ہے۔ یہ 1400 کلومیٹر کا سفر طے کرتی ہوئی بنگال کی کھاڑی میں جا کر مل جاتی ہے۔ تنگ بھدرا، کویانہ، گھاٹ پربھا، موسی اور بھیما اس کی کچھ معاون ندیاں ہیں۔ اس کا طاس مہاراشٹر، کرناٹک اور آندھراپردیش تک وسیع اور پھیلا ہوا ہے۔

کاویری کا طاس

کاویری ندی مغربی گھاٹ کے برہم گری پہاڑی سلسلہ سے نکلتی ہے اور یہ کڈالور کے جنوب میں تمل ناڈو میں کے بنگال کی کھاڑی میں گرتی ہے۔ اس ندی کی کل لمبائی740 کیلومیٹر کے قریب ہے۔ اس کی خاص معاون ندیاں امراوتی، بھوانی، ہیماوتی اور کابنی ہیں۔ اس کے نکاسی طاس میں کچھ حصے کرناٹک، کیرالہ اور تمل ناڈو کے بھی آتے ہیں۔

کیا آپ جانتے ہیں؟ کاویری ندی ہندوستان کا دوسرا سب سے بڑا (آبشار) بناتی ہے۔ اسے شیوا سمندرم آبشار (Shivasamudram Falls) کے نام سے جانا جاتا ہے۔ اس آبشار سے تیار کردہ بجلی میسور، بینگلورو اور کولار کی سونے کی کھانوں کو فراہم کی جاتی ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟ ہندوستان کے سب سے بڑے آبشار کا نام

ان بڑی ندیوں کے علاوہ یہاں کچھ چھوٹی ندیاں بھی ہیں جو مشرق کی جانب بہتی ہیں دامودر، ہرہمنی، بیتارنی اور سورن ریکھا اس کی کچھ قابل ذکر مثالیں ہیں۔ ان مقامات کی اپنے ایٹلس میں نشاندہی کیجئے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟ دنیا کی کل زمین کا71 فی صد حصہ پانی سے ڈھکا ہوا ہے۔ لیکن اس میں سے97 فی صد نمکین پانی ہے۔ باقی صرف 3فی صد پانی ہی پینے کے لائق ہے اور اس میں سے بھی تین چوتھائی برف ہے۔

جھیلیں

آپ وادی کشمیر اور یہاں کی مشہور ڈل جھیل، ہاؤس بوٹ اور شکارے سے واقف ہوں گے جو ہزاروں سیاحوں کو ہر سال اپنی طرف راغب کرتے ہیں۔ اسی طرح آپ کسی جھیل کے پاس واقع کچھ اور سیر گاہوں کی طرف بھی گئے ہوں گے۔ وہاں آپ نے کشتی رانی، تیراکی اور پانی کے دیگر کھیلوں کا لطف بھی اٹھایا ہوگا۔ ذرا سوچیے کہ اگر سری نگر، نینی تال اور دیگر سیاحتی مقامات پر کوئی جھیل نہ ہوتی تو کیا وہ اتنی دلکش ہوتیں جتنی اب ہیں؟ کیا آپ نے کبھی جھیلوں کی اہمیت کو جاننے کی کوشش کی ہے کہ یہ کس طرح ایک مقام کو سیاحوں کے لیے دلکش بنا دیتی ہیں؟ جھیلیں انسانوں کے لیے کئی طرح سے فائدہ مند ہیں۔

کیا آپ جانتے ہیں؟ بڑے پیمانے کی جھیلوں کو سمندر کہا جاتا ہے۔ جیسے کیسپین، بحر مردار اور ارال کے سمندر۔

© NCERT not to be republished

ہندوستان میں بہت ساری جھیلیں ہیں۔ یہ ایک دوسرے سے رقبہ اور کئی دیگر خصوصیات میں بالکل مختلف ہیں۔ کچھ جھیلیں مستقل ہیں کچھ میں صرف موسم برسات میں پانی آتا ہے۔ جیسے کے درون ملک گھاٹیوں کی جھیلیں جو خشک خطوں میں بنتی ہیں۔ کچھ اور بھی جھیلیں ہیں جو گلیشئر کے عمل اور برف کی چادروں کی وجہ سے وجود میں آئی ہیں، جب کہ کچھ تیز ہواؤں، ندی کی حرکت اور انسانی سرگرمیوں سے قائم کی گئی ہیں۔

ایک سیلابی میدان کے پار ایک لہراتی بل کھاتی ندی ایک سرے سے دوسرے سرے تک، کچھ کٹے ہوئے حصے بناتی ہے جو بعد میں ہلالی شکل کی جھیلوں میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ کلہاڑی یا نوپ کے چھڑ ساحلی علاقہ میں تالاب بناتے ہیں۔ مثال کے طور چلکا جھیل، پلی کاٹ جھیل اور کولیرو جھیل درون ملک کے حصوں کی جھیلیں جو کبھی کبھی موسمی ہوتی ہیں مثال کے طور پر راجستھان کی سانبھر جھیل، جو نمکین پانی کی جھیل ہے اور اس کے پانی کا استعمال نمک بنانے کے لیے کیا جاتا ہے۔

میٹھے پانی کی زیادہ تر جھیلیں ہمالیہ کے خطے میں ہیں۔ ان کی بنیاد گلیشئر پر ہے۔ دوسرے لفظوں میں یہ اس وقت بنیں جب کسی گلیشئر نے طاس کھودا اور بعد میں اس میں برف بھر گئی۔ اس کے برعکس جموں وکشمیر کی وولر جھیل ساختمائی عمل کے نتیجے میں بنی۔ یہ ہندوستان میں تازہ پانی کی طویل ترین جھیل ہے۔ ڈل جھیل، بھیم تال، نینی تال، لوک ٹک اور بارہ پانی میٹھے پانی کی کچھ مشہور جھیلیں ہیں۔

تصویر 3.6 لوک ٹک جھیل

قدرتی جھیلوں کے علاوہ ندیوں پر باندھ بنانے کی وجہ سے بھی کچھ جھیلیں وجود میں آجاتی ہیں۔ جیسے گرو گوبند ساگر (بھاکڑہ ننگل منصوبہ)۔

سر گرمی

قدرتی اور مصنوعی جھیلوں کی ایک فہرست اٹلس کی مدد سے تیار کیجیے۔

جھیلیں انسانوں کے لیے نہایت اہمیت اور قدر و قیمت کی حامل ہیں۔ جھیلیں ندی کی روانی کو تسلسل سے بہنے میں مدد دیتی ہیں۔ بھاری بارش کے دوران یہ طغیانی کو روکتی ہیں اور خشک موسم کے دوران یہ پانی کے مناسب بہاؤ میں مددگار ہوتی ہے۔ جھیلوں کا استعمال پن بجلی کی تیاری میں بھی کیا جاسکتا ہے۔ یہ آس پاس کے موسم کو معتدل بناتی ہیں اور مچھلیوں کے نظام کو برقرار رکھتی ہیں۔ ان سے قدرتی خوبصورتی میں اضافہ ہوتا ہے اور یہ سیر وتفریح اور سیاحت کے مواقع فراہم کرتی ہیں۔

معیشت میں ندیوں کا کردار

انسانی تاریخ میں شروع سے ہی ندیاں بنیادی اہمیت کی حامل رہی ہیں۔ ندیوں کا پانی ایک بنیادی قدرتی وسیلہ ہے، جو انسان کی مختلف سرگرمیوں کے لیے لازمی ہے لہٰذا دریا کے کناروں نے زمانہ قدیم سے ہی انسان اپنی جانب کو راغب کیا ہے۔ ندیوں کے کنارے بسی یہ بستیاں اب بڑے شہر بن گئے ہیں۔ اپنی ریاست کے ایسے شہروں کی ایک فہرست تیار کیجیے جو کسی ندی کے کنارے آباد ہیں۔ آب پاشی، جہاز رانی اور پن بجلی پیدا کرنا دریاؤں کے استعمال کی کچھ اہم باتیں ہیں خاص طور پر ہندوستان جیسے ملک کے لیے جہاں زراعت سب سے بڑا ذریعہ معاش ہے۔

دریاؤں کی آلودگی

گھریلو استعمال، شہری ضرورتوں، صنعتوں اور زراعت کے لئے ندیوں کے پانی کی بڑھتی ہوئی مانگ نے پانی کے معیار کو فطری طور پر متاثر کیا ہے۔ نتیجہ کے طور پر ندیوں سے زیادہ سے زیادہ پانی حاصل کیا جارہا ہے جس سے ان کے حجم میں کمی واقع ہورہی ہے۔ دوسری جانب غیر عمل شدہ نالوں کا پانی او رکارخانوں سے نکلا گندہ پانی بھی ندیوں میں گرایا جارہا ہے جس نے نہ صرف

© NCERT not to be republished

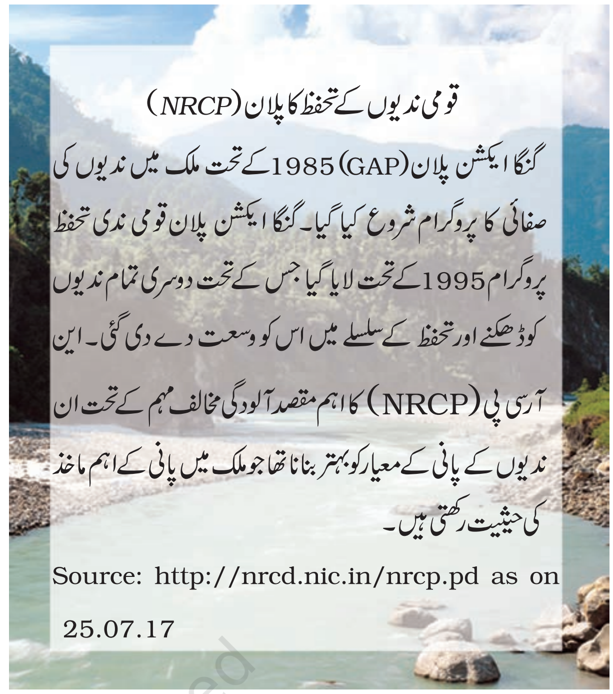

قومی ندیوں کے تحفظ کا پلان (NRCP)

گنگا ایکشن پلان (GAP) 1985 کے تحت ملک میں ندیوں کی صفائی کا پروگرام شروع کیا گیا۔ گنگا ایکشن پلان قومی ندی تحفظ پروگرام 1995 کے تحت لایا گیا جس کے تحت دوسری تمام ندیوں کو ڈھکنے اور تحفظ کے سلسلے میں اس کو وسعت دے دی گئی۔ این آرسی پی (NRCP) کا اہم مقصد آلودگی مخالف مہم کے تحت ان ندیوں کے پانی کے معیار کو بہتر بنانا تھا جو ملک میں پانی کے اہم ماخذ کی حیثیت رکھتی ہیں۔

Source: http://nrcd.nic.in/nrcp.pd as on 25.07.17

پانی کے معیار کو متاثر کیا ہے بلکہ ندیوں کی خود سے اپنی صفائی کرنے کی صلاحیتوں کو بھی متاثر کرتا ہے۔ مثال کے طور پر اگر گنگا کے پانی کو مناسب طور پر بہنے دیا جائے تو یہ خود میں 60 کلومیٹر کے دائرے میں گندے مواد کو اپنے میں ضم کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ اور کسی بھی بڑے شہر کے 20 کلومیٹر کے دائرے میں آلودگی کے وزن کو خود میں سمیٹ لینے کے قابل ہے۔

بڑھتی ہوئی شہر کاری (Urbanisation) اور صنعت کاری اس بات کا موقع نہیں دیتی کہ ایسا ہو سکے اس لئے بہت ساری ندیوں میں کثافت کی سطح میں کافی اضافہ ہوا ہے۔

ہماری ندیوں میں بڑھتی ہوئی آلودگی باعث تشویش ہے۔ اس نے مختلف قسم کے ایکشن پلان شروع کرنے کی جانب توجہ مبذول کی تا کہ ان ندیوں کی صفائی ہو سکے۔ کیا آپ نے ایسے کسی ایکشن پلان کے بارے میں سنا ہے؟ ندیوں کے کثافت اور آلودہ پانی سے ہماری صحت کس طرح متاثر ہو رہی ہے؟ ذرا غور کیجیے۔ ''بغیر میٹھے پانی کے انسان کی زندگی'' عنوان پر کلاس میں مباحثہ منعقد کرائیے۔

© NCERT not to be republished

مشقیں

1- درج ذیل چار متبادل سے درست جواب کا انتخاب کیجیے:

(i) درج ذیل صوبوں میں سے وولر جھیل کہاں واقع ہے؟

(a) راجستھان (b) پنجاب (c) اتر پردیش (d) جموں اور کشمیر

(ii) نرمدا ندی .... سے نکلتی ہے

(a) ستپورا (b) امرکنٹک (c) برہما گری (d) مغربی گھاٹ کے ڈھلان

(iii) درج ذیل جھیلوں میں سے کون نمکین پانی کی جھیل ہے

(a) سانبھر (b) وولر (c) ڈل (d) گوبند ساگر

(iv) درج ذیل میں سے ہندوستان کے جزیرہ نما کی ندیوں میں سے کون سی ندی طویل ترین ہے؟

(a) نرمدا (b) گوداوری (c) کرشنا (d) مہاندی

(v) درج ذیل میں سے کون سی ندی دراڑوں والی گھاٹی سے بہتی ہے؟

(a) دامودر (b) کرشنا (c) تنگ بھدرا (d) تاپی

2- درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیجیے۔

(i) فاصل آب کا کیا مطلب ہے؟ اس کی ایک مثال دیجیے۔

(ii) ہندوستان میں طویل ترین ندی طاس کون سا ہے؟

(iii) گنگا اور سندھ ندیاں کہاں سے نکلتی ہیں؟

(iv) گنگا کے خاص دو جھرنوں کے نام بتائیں۔ وہ کہاں ملتی ہیں اور گنگا کی تشکیل کرتی ہیں؟

(v) برہم پترا میں تبت کے علاقہ میں ریت اور مٹی کم ہے جب کہ یہ ایک لمبی ندی ہے۔ ایسا کیوں ہے؟

(vi) کون سی دو جزیرہ نما کی ندیاں ہیں ٹروسے؟

(vii) جھیلوں اور ندیوں کے کچھ معاشی فوائد بیان کریں۔

3- ذیل میں ہندوستان کی کچھ جھیلوں کے نام لکھے ہیں۔ انھیں دو گروپ میں تقسیم کیجیے۔

قدرتی جھیلیں اور مصنوعی جھیلیں

(a) وولر	(b) ڈل	(c) نینی تال	(d) بھیم تال	(e) گوبند ساگر
(f) لوک ٹک	(g) بارہ پانی	(h) چلکا	(i) سانبھر	(j) رانا پرتاب ساگر
(k) نظام ساگر	(l) پلی کاٹ	(m) ناگ ارجن ساگر	(n) ہیرا کنڈ	

© NCERT not to be republished

4. ہمالیائی ندیوں اور جزیرہ نما کی ندیوں کے درمیان نمایاں فرق بتائیے۔

5. مغرب اور مشرق سے جزیرہ نما پٹھار کی جانب بہنے والی ندیوں کا موازنہ کیجیے۔

6. ملک کی معیشت کے لئے ندیوں کی کیا اہمیت ہے۔

نقشہ بنانے کا ہنر

(i) ہندوستان کے نقشہ کے خاکے میں درج ذیل ندیوں لیبل لگائیے:

گنگا، ستلج، دامودر، کرشنا، نرمدا، تاپی، مہاندی اور برہم پترا

(ii) ہندوستان کے نقشہ کے خاکہ پر درج ذیل جھیلوں پر لیبل لگائیے:

چلکا، سانبھر، وولر، پلی کاٹ اور کولیرو

پروجیکٹ / عملی کام

دیے گئے اشاروں کی مدد سے اس معمہ کو حل کیجئے۔

دائیں سے بائیں

1. ناگ ارجن ساگر ایک ندی، گھاٹی پروجیکٹ ہے۔ندی کا نام لکھئے۔
2. ہندوستان کی طویل ترین ندی
3. وہ ندی جو ایک مقام بیاس کنڈ سے نکلتی ہے۔
4. وہ ندی ضلع بیتول مدھیہ پردیش سے نکلتی ہے اور مغرب کی جانب بہتی ہے
5. وہ ندی جسے مغربی بنگال کا ''دکھ'' کہا جاتا تھا۔
6. وہ ندی جس پر اندرا گاندھی نہر کے لیے پانی کی ذخیرہ گاہ بنائی گئی ہے۔
7. وہ ندی جن کا منبع روہتانگ درہ کے پاس واقع ہے
8. جزیرہ نما بھارت کی طویل ترین ندی؟

© NCERT not to be republished

اوپر سے نیچے

9. دریائے سندھ کی ایک معاون ندی جو ہماچل پردیش سے نکلتی ہے۔

10. دراڑوں سے بہنے والی ندی جو بحیرۂ عرب میں گرتی ہے۔

11. جنوبی ہند کی ایک ندی، جسے گرمی اور سردی دونوں میں بارش کا پانی ملتا ہے۔

12. دریا جو لداخ، گلگت اور پاکستان سے ہو کر بہتا ہے۔

13. ہندوستانی ریگستان کی ایک اہم ندی

14. وہ دریا جو پاکستان میں چناب سے جا کر ملتا ہے۔

15. ندی جو یمنوتری گلیشئر سے نکلتی ہے۔

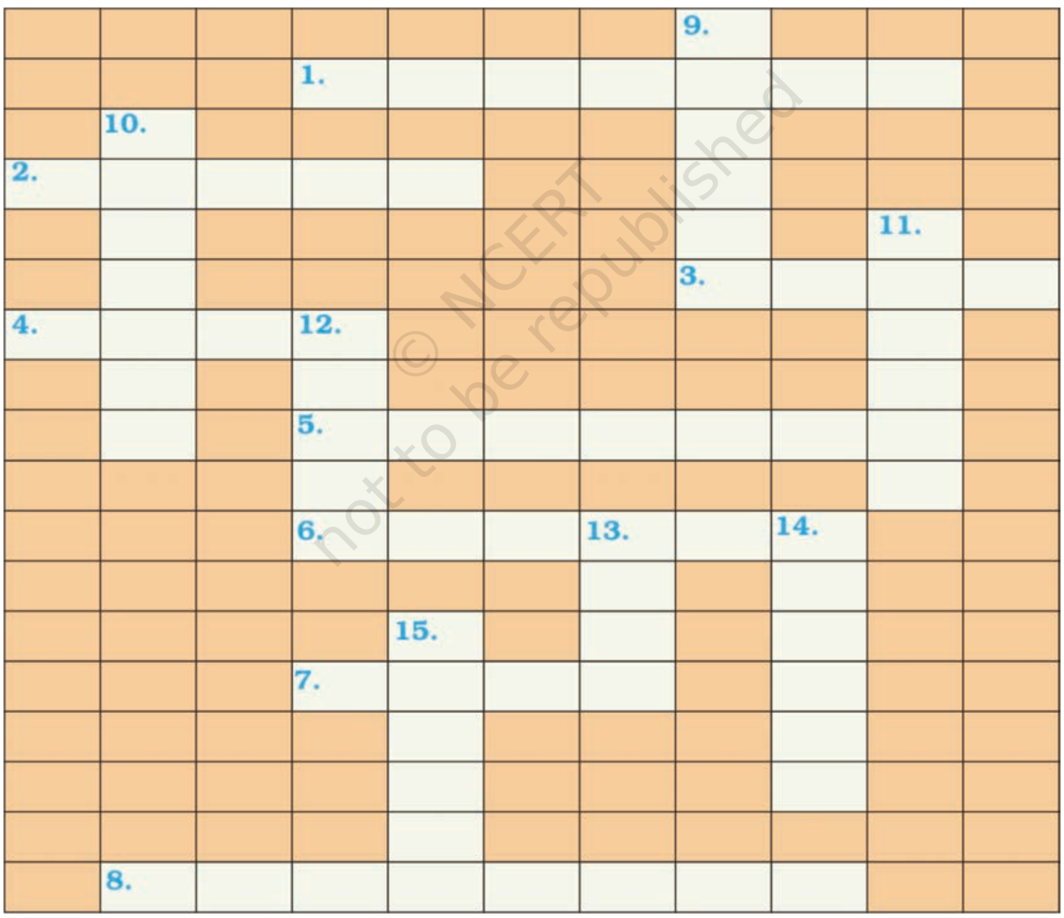

© NCERT
not to be republished